بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔۔شریعت نے شوہر کو بیوی سے جائز حدود میں رہتے ہوئے لذت حاصل کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن حالتِ حیض یا نفاس میں بیوی سے جماع کرنا یا بیوی کے پیچھے (پا خانہ) کے راستے میں جماع کرنا سخت ناجائز اور حرام ہے، اسی طرح حیض و نفاس کی حالت میں ناف سے لیکر گھٹنے تک بغیر حائل کے استمتاع ناجائز ہے، نیز بیوی کے منہ میں اپنی شرمگاہ داخل کرنا بھی ناجائز ہے۔

الجامع لأحكام القرآن - (٣ / ٩١)

قوله تعالى : {نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ}----زاد في رواية عن الزهري : إن شاء مجبية وإن شاء غير مجبية غير إن ذلك في صمام واحد----أي مقبلات ومدبرات ومستلقيات ، يعني بذلك موضع الولد. وروى الترمذي عن ابن عباس قال : "جاء عمر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : يا رسول الله ، هلكت! قال : "وما أهلكك ؟ " قال : حولت رحلي الليلة ، قال : فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا ، قال : فأوحى إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية : { نسائكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم} أقبل وأدبر واتق الدبر والحيضة"

سنن أبى داود - (٢ / ٢١٥)

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم (مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِى دُبُرِهَا)

المحيط البرهاني - (٥ / ٢٩٧)

إذا أدخل الرجل ذكره فم أمرأته فقد قيل: يكره؛ لأنه موضع قراءة القرآن، فلا يليق به إدخال الذكر فيه، وقد قيل بخلافه.

(۲)۔۔۔۔مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق تسکینِ شہوت کی خاطر سوال میں ذکر کردہ صورتیں اختیار کرنے کی گنجائش ہے، البتہ بیوی کے ہاتھوں کے ذریعے منی خارج کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔

حاشية ابن عابدين - (٢ / ٣٩٩)

وأما إذا فعله لاستجلاب الشهوة الخ لم أر من صرح بشيء من ذلك والظاهر الأخير لأن فعله بيد زوجته ونحوها فيه سفح الماء لكن بالاستمتاع بجزء مباح كما لو أنزل بتفخيذ أو تبطين بخلاف ما إذا كان بكفه ونحوه وعلى هذا فلو أدخل ذكره في حائط أو نحو حتى أمنى أو استمنى بكفه بحائل يمنع الحرارة يأثم أيضا ويدل أيضا على ما قلنا في

الزيلعي حيث استدل على عدم حله بالكف بقوله تعالى { والذين هم لفروجهم حافظون} وقال فلم يبح الاستمتاع إلا بهما أي بالزوجة

(۳)۔۔۔۔اگر بیوی سوال نمبر (۱) کے جواب میں ذکر کردہ صورتوں میں کسی کے کرنے سے منع کرتی ہے، تو اس طرح کی حدبندی کرنا درست ہے، کیونکہ یہ صورتیں شرعا ناجائز ہیں، جن سے بچنا واجب ہے، اور نہ ماننے کی صورت میں بیوی خلع کا مطالبہ کرسکتی ہے، اور مذکورہ صورتوں کے علاوہ کسی اور طریقے سے منع کرنا اور نہ ماننے کی صورت میں خلع کا مطالبہ کرنا درست نہیں، تاہم میاں بیوی کا تعلق چونکہ محبت والفت پر ہی قائم رہ سکتاہے، اسلئے شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے مزاج ومذاق کالحاظ رکھتے ہوئے حسنِ معاشرت کے ساتھ پیش آئے تاکہ اس تعلق میں کسی قسم کی کدورت اور بدمزگی پیدا نہ ہو۔

حاشية ابن عابدين - (۳ / ۴)

تنبيه كلام الشارح والبدائع يشير إلى أن الحق في التمتع للرجل لا للمرأة--- ما ذكره الأبياري شارح الكنز بخلافها حيث لا تنظر إليه إذا منعها من النظر----والظاهر أن المراد ليس لها إجبار على ذلك لا بمعنى أنه لا يحل لها إذا منعها منه لأن من أحكام النكاح حل استمتاع كل منهما بالآخر نعم له وطؤها جبرا إذا امتنعت بلا مانع شرعي وليس لها إجباره على الوطء بعد ما وطئها مرة وإن وجب عليه ديانة أحيانا

(۴)۔۔۔۔شرعا مکروہ تنزیہی بھی چھوڑنے کیلئے ہوتاہے، کرنے کیلئے نہیں ہوتا، لہذا بیوی کو بھی مکروہِ تنزیہی اور خلافِ اولیٰ کام کرنے کا حکم دینے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

حاشية ابن عابدين - (۱ / ۱۳۳)

(ومن منهياته) يشمل المكروه تنزيها فإنه منهي عنه اصطلاحا حقيقة

شرح القواعد الفقهية - (1 / 124)

ما حرم فعله حرم طلبه وكذا ما يكره فعله يكره طلبه ۔۔۔۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تنویر احمد
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۳صفر المظفر ۱۴۳۴ھ
۱۷دسمبر ۲۰۱۲ء